سوال

(287) منگیتر کو دیکھنے کی حدود وقیود

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اپنی منگیتر کو دیکھنے کے لئے کیا حدود ہیں ،کیا انٹر نیٹ کے ذریعے اس کام کو سرانجام دیا جاسکتا ہے ،تصاویر کا تبادلہ کرنا منگنی کے لئے جائز ہے یا نہیں ، یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ آیندہ شادی کرنے یا نہ کرنے کے متعلق فیصلہ کر سکیں ،اس کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں ۔کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی طورپراپنی منگیتر کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے باہمی شادی کرنے کا فیصلہ آسان ہوجاتا ہے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : ''جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر ممکن ہو تو اس سے وہ کچھ دیکھ لے جو اس کے لئے نکاح کا باعث ہو۔'' راوی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ ہدایت کے مطابق میں نے ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا ،میں اسے چھپ کر دیکھنے کی کوشش کرتا رہا ، بالآخر میں نے اس کے ان اعضاء کو دیکھ ہی لیا جو اس سے نکاح کے لئے باعث رغبت تھے ۔اس کے بعد میں نے اس سے نکاح کرلیا ۔ [مسند امام احمد ،ص :۳۳۴،ج ۳]

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا ،اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کا ارادہ کیا ہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''کیا تو نے اسے دیکھا ہے ؟'' اس نے عرض کیا نہیں ؟آپ نے فرمایا : ''جاؤ اور اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کوئی بیماری ہوتی ہے ۔'' [صحیح مسلم ،النکاح :۱۴۲۴]

جمہور علما کے ہاں منگیتر کا صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنا مباح ہے کیونکہ چہرے سے اس کی خوبصورتی اور بدصورتی کا پتہ چلتا ہے اور ہتھیلیوں سے عورت کے بدن کے نرم ،درشت اور باریک اور موٹے ہونے کا علم ہوتا ہے لیکن الگ سے ملاقات کرنا ،خلوت میں گفتگو کرنا شرعاً حرام ہے ۔اگر دیکھنا ممکن نہ ہو تو کسی عورت کو اس کے دیکھنے پر مامور کیا جاسکتا ہے ،جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے شادی کرنا چاہی ،تو ایک عورت کو اسے دیکھنے کے لئے بھیجا اور اسے کہا کہ اس کے اگلے دانت سونگھے اور اس کی ایڑیوں کے اوپر والے حصے کو دیکھے ۔ [مستدرک حاکم ،ص :۱۶۶،ج ۲]

اس حدیث میں معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو بھیجنے سے وہ فوائد حاصل ہوسکتے ہیں جو خود دیکھنے سے حاصل نہیں ہوسکتے ۔بہر حال اپنی منگیتر کو دیکھنا جائز ہے لیکن اس کے لئے خاص اہتمام کرنا حرام ہے اور دیکھنے کے لئے چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے :

1 ۔ نکاح کرنے کا ارادہ ہو، اسے محض دل لگی اور مشغلہ کے طور پر سرانجام نہ دیا جائے ۔

2 ۔ خلوت نہ ہو، حدیث کے مطابق ایسے حالات میں شیطان گھس آتا ہے ۔

3 ۔فتنے یا فساد کا ڈر نہ ہو۔

4 ۔ مشروع مقدار سے زیادہ نہ دیکھا جائے ، اس سے مراد وہ حصے ہیں جو لڑکی عام طور پر اپنے بھائی بیٹے اور باپ کے سامنے جو کچھ ظاہر کرتی ہے ، چونکہ برصغیر کا معاشرہ ابھی تک اس قدر ترقی یافتہ یا تربیت یافتہ نہیں کہ اس میں نکاح کا پیغام دینے والے کے لئے اپنی بیٹی یا بہن کے دکھانے کا اہتمام کیا جائے ۔ اس بنا پر اس کے جواز کی آڑ میں دیکھنے دکھانے پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے ۔ والدین بھی اسے اپنی عزت کا مسئلہ نہ بنائیں اور نہ ہی برخورداران اسے بطور مشغلہ اپنائیں ۔ انٹر نیٹ کے ذریعے براہ راست لڑکے کا لڑکی سے رابطہ کرنا اور پیغام نکاح دینا بھی صحیح نہیں ہے ۔ ہمارے جن گھروں میں انٹر نیٹ یا کیبل کی سہولت ہے انہیں اس پہلو کا خاص خیال رکھنا ہوگا ۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ بچے اس سہولت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے والدین کو اس وقت خبر دیتے ہیں جب عدالتی نکاح کے ذریعے وہ خود کو رشتہ ازدواج میں منسلک کر لیتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک منگنی کے لئے تصاویر کا تبادلہ بھی جائز نہیں ہے اس کی درج ذیل وجوہات ہیں :

1 ۔ تصویر بنانے کے لئے یہ کوئی حقیقی ضرورت نہیں ہے ، پھر اسے دیکھنے میں دوسرے بھی شریک ہو سکتے ہیں ۔

2 ۔ تصویر سے حسن وجمال رنگ اور کردار کا پتہ ہی نہیں چلتا ، کتنی ہی ایسی تصاویر ہیں جو حقیقت کے برعکس ہوتی ہیں ، تصویر دیکھنے کے بعد جب اصل کو دیکھا گیا تو اس میں زمین وآسمان کا فرق تھا ۔

3 ۔ یہ بھی ممکن ہے کہ منگنی پایہ تکمیل تک نہ پہنچے اور وہ تصویر منگیتر کے پاس رہے جسے بعد میں بلیک میل کرتا رہے ۔ ہمارے نزدیک بہتر ہے کہ منگنی کے جملہ معاملات اپنے والدین کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچائے جائیں ، اسی میں خیر وبرکت ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:302